REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲　　شمارہ ۲۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۸۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۹ شعبان ۱۴۰۳ ہجری　　۲ احسان ۱۳۶۲ ہش　　۲ جون ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ ہجرت (مئی) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۳ء کو ربوہ سے قادیان آنے والے پینگاڈی کے صدر جماعت مکرم شفیع احمد صاحب کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ اور یہ کہ حضور پر نور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ۔"

احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی ، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۲۹ ہجرت (مئی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان حیدرآباد میں مجالسِ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات میں شرکت کرنے کی غرض سے مورخہ ۸۳/۵/۲۶ کو صبح دس بجے کے قریب قادیان سے حیدرآباد کے لئے تشریف لے گئے ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں (باقی صفحہ ہذا کالم نمبر ۴)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ یومِ خلافت کا بابرکت انعقاد

علمائے سلسلہ کی دلچسپ اور معلومات افزا تقاریر

رپورٹ مرتبہ :- جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۶ ہجرت (مئی) ۔ خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کی خوبیوں کا تذکرہ اور نئی نسل کے ذہنوں میں اس کی اہمیت راسخ کرنے کے لئے آج مسجد اقصیٰ میں صبح آٹھ بجکر ۵ منٹ پر جلسہ یوم خلافت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا ۔ مکرم حافظ اسلام الدین صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک اور عزیز ناصر علی عثمان سلمہٗ کی نظم خوانی کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرِ عنوان

"مسئلہ خلافت اور فریقِ لاہور"

ہوئی ۔ موصوف نے بتایا کہ بحیثیت انسان انبیاء کی عمر چونکہ مختصر ہوتی ہے جو روحانیت کے دوام کے لئے کافی نہیں ہوتی ۔ اس لئے انبیاء کے مشن کی تکمیل کے لئے نظامِ خلافت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد اسی طرح سلسلۂ خلافت کا آغاز ہوا جس طرح آپ سے پہلے دیگر انبیاء کے بعد ہوا تھا ۔ آپ نے فریقِ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافتِ اولیٰ میں مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کی بیعت کرلی ۔ مگر خلافتِ ثانیہ میں علیحدہ ہوگئے ۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اس سے قبل الہامات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ کی اطلاع فرمادی تھی ۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی

"استحکامِ خلافت کے لئے ہماری اہم ذمہ داریاں"

کے زیرِ عنوان ہوئی ۔ محترم موصوف نے سورۃ العصر کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے استحکامِ خلافت کے لئے اس آیت میں کچھ شرائط بیان فرمادی ہیں ۔ اور وہ یہ کہ اگر اعمالِ صالحہ اختیار کئے جائیں گے تو وعدہ خلافت ہے ورنہ نہیں ۔ آپ نے بتایا کہ استحکامِ خلافت کے لئے اطاعت کا مادہ پیدا کرنا ۔ اعمالِ صالحہ بجالاتے رہنا ۔ اوّل وقت میں قربانی پیش کرنا ۔ اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کے فضل کا متلاشی رہنا اہم شرائط ہیں ۔ آخر میں آپ نے انہیں شرائط کی روشنی میں بتایا کہ ان سب کا پورا کرنا ہماری اہم ذمہ داری ہے ۔

اِس تقریر کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے نظم پڑھکر سنائی ۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کی زیرِ عنوان

"اسلام میں خلافت کا بابرکت آسمانی نظام"

ہوئی ۔ موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے اسلام میں خلافت کا بابرکت آسمانی نظام قائم فرمایا ہے تاکہ دینِ اسلام اپنی مضبوط بنیادوں پر پروان چڑھ سکے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس بابرکت آسمانی نظام کو قائم فرمایا اور جماعتِ احمدیہ حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے ایک مضبوط ڈھال کے پیچھے آگئی ۔ اس کے بعد سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ میں یہ بابرکت سلسلہ قائم ہے ۔ اور قیامت تک قائم رہے گا ۔ اِن شاء اللہ ۔

آپ نے اس دوران رونما ہونے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے خلافتِ راشدہ کے مختلف ایمان افروز واقعات بتلائے ۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دُعا کرائی اور یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی ۔ قادیان میں مقیم تمام احباب و مستورات اجلاس میں شریک ہوکر مستفید ہوئے ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو خلافتِ احمدیہ کے سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں بطریقِ احسن پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اَللّٰھُمَّ اٰمین ۔

بقیہ اخبارِ احمدیہ

جلد واپس لائے آمین ۔

مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

★ — محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائم مقام ناظرِ اعلیٰ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی قائم مقام امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش :- عبد الحکیم و عبد الرؤف مالکان حبیب ساری مارٹ ۔ صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ احسان ۱۳۶۲ ہش

اِسلام اور صنفِ نازک (۴)

گزشتہ شمارہ میں ہم نے شری وجے کمار کے اعتراضات کے ضمن میں پردہ اور مسلم معاشرہ میں مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کی ممانعت پر مبنی اسلام کی پُرحکمت اور فطرتِ صحیحہ کے عین مطابق تعلیم کی وضاحت کی تھی۔ آج کی نشست میں ہم اُن کے اسی قبیل کے بعض اور اعتراضات کا جواب دے کر اس سلسلۂ مضمون کو ختم کریں گے۔

شری کمار نے پاکستانی خواتین کی ہمدردی و خیر خواہی کی آڑ میں اس امر کو بھی ہدفِ تنقید بنایا ہے کہ اسلامی شریعت کی رُو سے کسی بھی معاملہ میں عورت کی گواہی کو نصف تسلیم کیا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ موصوف کا یہ اعتراض بھی اسلامی لٹریچر اور اس کی پُرحکمت تعلیمات سے کُلّیتہً ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ حکیم نے ایک مرد کے متبادل دو عورتوں کی گواہی کو صرف لین دین کے معاملات کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ ورنہ دیگر تمام معاملات میں خالصتاً عورت کی گواہی کو بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ سُورۃ البقرہ آیت ۲۸۲ میں جہاں اوّل الذکر نوعیت کے معاملات میں ایک مرد کی بجائے دو عورتوں کی گواہی کی قید لگائی گئی ہے وہیں اس کی یہ حکمت بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ حکم محض اِس بناء پر ہے کہ :-

" ان دونوں عورتوں میں سے اگر ایک بھُول جائے تو دوسری اُسے یاد دلادے۔"

اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے اس نے کسی بھی مرحلہ پر انسانی فطرت کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ اس جگہ بھی وہ اسی امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرماتا ہے کہ عورت میں چونکہ مرد کی نسبت شرم و حیا کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ غیر مردوں کے سامنے آنے اور گفتگو کرنے میں حجاب محسوس کرتی ہے۔ اِس حقیقتِ حال کی موجودگی میں تنہا ایک عورت کے بھرے مجمع میں گھبرا جانے اور CONFUSE ہوجانے کا قوی امکان ہے۔ اگر ایک کی بجائے دو عورتیں ہونگی تو ایک دوسری کے باعث اُن کی ڈھارس بندھی رہے گی۔ اور اگر اُن میں سے کوئی ایک فطری شرم و حیا کے باعث CONFUSE ہونے لگے گی تو دوسری اس کی راہنمائی کے لئے موجود ہوگی۔

یہ تو رہی صرف لین دین کے معاملات میں از خود گواہ کھڑے کرنے کی بات۔ مگر جہاں گواہ خود نہیں بنانے بلکہ کسی امرِ واقعہ کے سلسلہ میں موجود الوقت، افراد کی چشم دید گواہی مطلوب ہو تو موقعہ پر موجود ہر چشم دید گواہ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عدالت اس کی گواہی کو تسلیم کرے گی۔ اور کسی عورت کی گواہی کو محض اس بناء پر رد کرنے کی مجاز نہیں ہوگی کہ اس کے ساتھ دوسری عورت کی گواہی موجود نہیں۔ اِسلام کی اس فطری اور حکیمانہ تعلیم کو کوئی بھی عقلمند انسان طبقۂ نسواں کے ساتھ زیادتی اور نا انصافی پر محمُول نہیں کرسکتا۔

اِسی تسلسل میں شری کُمار نے اسلام میں تعدّدِ ازدواج کے جواز کو بھی ہدفِ تنقید بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے اُنہوں نے یہ سوچنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی کہ سب سے پہلے خود اُن کا اپنا مذہب ہی اس اعتراض کی زد میں آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تعدّدِ ازدواج کا رواج بہت پُرانا ہے جس کا ثبوت تمام مذاہب عالَم کی کُتبِ مقدسہ میں ملتا ہے۔ چنانچہ بائیبل بتاتی ہے کہ حضرت داؤد[ؑ] کی سَو، حضرت ابراہیم[ؑ] کی تین اور حضرت یعقوب[ؑ] کی دو بیویاں تھیں۔ اسی طرح ایران کے مشہور بادشاہ فریدون جنہیں پارسی اپنا پیغمبر مانتے ہیں کی دو بیویاں تھیں۔ ممکن ہے شری کُمار ان انبیاء کے حالات سے ناواقف ہوں۔ اور اگر واقف ہوں بھی تو شاید ان مثالوں کو اپنے لئے حجت تسلیم نہ کریں۔ تاہم اس حقیقت سے تو انہیں بھی ہرگز انکار نہیں ہوسکتا کہ شری کرشن جی مہاراج کی سولہ ہزار آٹھ بیویاں تھیں جن میں سے آٹھ کے ساتھ انہوں نے باقاعدہ شادی کی تھی۔ اور باقی سولہ ہزار بیویاں انہوں نے متعدد راجوں مہاراجوں کو شکست دے کر اُن کے حرم خانوں سے حاصل کی تھیں۔ جبکہ بے شمار گوپیاں ان سب کے علاوہ تھیں۔

اسی طرح شری رام چندر جی مہاراج کے والد راجہ دشرتھ کی بھی تین رانیاں اُنہیں تسلیم ہیں پھر اسی پر اکتفاء نہیں بلکہ ہندو لٹریچر سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ تعددِ ازدواج کا رواج اُس وقت کے ہندو معاشرے میں عام تھا۔ چنانچہ وید میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص چار بیویاں چھوڑ کر مرجائے تو ایسی حالت میں :—

"ایک کی (برہمن) اولاد جو برہمنی سے ہے وہ اس کی جائیداد کے تین حصّے لے اور جو کشتری سے ہے اس کی اولاد دو حصّے لے۔ اور جو ویشیا ہے اس کی اولاد ڈیڑھ حصّہ لے اور شودرانی کی اولاد ایک حصّہ لے۔"

(منو ادھیائے ۹ شلوک ۱۵۲)

پھر یہی نہیں کہ ہندو دھرم میں ایک سے زیادہ عورتوں کو عقد زوجیت میں لانے کا عام رواج تھا بلکہ گیتا سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ پانچوں پانڈوؤں نے ایک ہی عورت دروپدی کو مشترکہ بیوی کی حیثیت سے رکھا ہُوا تھا۔ تعجب ہے کہ شری وجے کمار ان تمام مثالوں کے ہوتے ہوئے بھی اِسلام میں تعدّدِ ازدواج کے جواز کو صنفِ نازک کے ساتھ زیادتی اور نا انصافی پر محمول کرتے ہیں جبکہ یہ حقیقت بھی مُسلّم ہے کہ اسلام نے اشد مجبوری اور حقیقی ضرورت پیش آنے کی صورت میں جہاں مرد کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے وہاں اُن کے لئے یہ قید بھی لگائی ہے کہ :-

" اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم عدل و انصاف کے تقاضوں کو پُورا نہیں کرسکو گے تو ایک ہی نکاح کرو۔"

ظاہر ہے کہ جو شخص اس کڑی شرط کو پُورا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا، یا عمداً پُورا نہیں کرتا اُسے اِس جواز سے فائدہ اُٹھانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ اِس کڑی شرط کی موجودگی میں بھی اگر مذہبِ اسلام میں تعدّدِ ازدواج کے جواز کو عورتوں کے ساتھ زیادتی اور نا انصافی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے تو ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اس ظلم و نا انصافی کا آغاز ظہورِ اسلام سے بہت پہلے خود آپ کے مہاپُرشوں نے کیا تھا۔ البتہ اسلام نے اِس ضمن میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے یہ قید لگادی کہ عدل و انصاف کے تقاضے پُورا کرنے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ چار شادیاں تم کرسکتے ہو۔ اس سے زیادہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ ورنہ اسلام سے قبل کوئی شخص جتنی چاہتا شادیاں کرسکتا تھا۔ تعداد کی کوئی قید نہیں تھی۔ اور نہ ہی حقوقِ نسواں کی کوئی رعایت کی جاتی تھی۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۞

خورشید احمد انور

آج عورت کا جہاں میں ہے، اگر رُتبہ بلند!
ہادئ اِسلام کی ہے، یہ نوائے درد مند!

مقدّس قادیان!

مادیت کے دَور میں رُوحانیت کے گُلستاں — اَے امامِ وقت کے مَسکن مقدس قادیاں
شرک کے سینے میں ہے گہوارۂ توحید تُو — لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا تُو ہے تابندہ نشاں
آج کی تاریک راتوں میں ہے تُو روشن منار — تشنہ لب لوگوں کی خاطر تُو ہے اک چشمہ رواں
کروٹیں لینے لگے صدیوں کے بھی مُردے تمام — جامِ مَے نے تیری بخشی ہے حیاتِ جاوداں
رِفعتوں پر رفعتیں پاتی گئی تیری زمیں! — رشک کرتا ہے تری عظمت پہ بے شک آسماں
صُورِ اسرافیل کی آواز کو پہچان کر — تیری رُوحانی نسل کرتی ہے تزئینِ جہاں
ہر طرف جنگ و جدل کا گرم ہے بازار آج — ایک تُو ہے نوعِ انساں کیلئے دار الاماں

دیکھتی ہے آج زائر کی نگاہِ دُور بیں!
رہتی دُنیا تک ترے کُوچے رہیں گے ضوفشاں

★ —خاکسار: بشیر احمد زائر۔ شورت۔ (کشمیر) ★

خطبہ جمعہ

داعی الی اللہ بننے کیلئے پہلے اپنے اندر رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے کی اہلیت پیدا کرنی ضروری ہے

رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرنے والوں پر کئی قسم کے ابتلاء آتے ہیں جن کے دوران استقامت دکھانا ہوتی ہے!!

انہیں ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ان کا انحصار کلیۃً اللہ پر ہے اور وہ کلیۃً غیر اللہ سے مستغنی ہیں۔!

اللہ کا بڑا ہی عظیم احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو استقامت کی توفیق بخشی ہے اور بخشتا چلا جا رہا ہے!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش مطابق ۴ فروری ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○ (آیت ۳۱ تا ۳۳)

اور پھر فرمایا:-

"مَیں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی تلقین کی تھی۔ قرآن کریم نے جہاں

داعی الی اللہ کی تعریف

فرمائی ہے اس سے پہلے وہ پس منظر بھی بیان فرمایا ہے جو اس جماعت کا پس منظر ہے۔ جس میں سے داعی الی اللہ نکلتے ہیں۔ اور ان حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے جن حالات کے باوجود یا جن حالات کے نتیجے میں داعی الی اللہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جو آیات مَیں نے ابھی تلاوت کی ہیں ان میں اسی مضمون کو تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ وہ داعی الی اللہ کون ہیں۔ اور کن لوگوں میں سے نکلتے ہیں۔ چنانچہ ان کے متعلق فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور پھر اس دعویٰ پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔

جہاں تک رَبُّنَا اللّٰہُ کے دعویٰ کا تعلق ہے، اس کے ساتھ بظاہر تو استقامت کی کوئی بات نظر نہیں آتی کہ کیوں اس دعویٰ کی وجہ سے استقامت اختیار کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ اس لئے کہ سب لوگوں کا ربّ اللہ ہے۔ اور فی ذاتہٖ محض یہ دعویٰ کرنا کہ "اللہ ہمارا رب ہے" بظاہر دشمنیوں کو انگیخت نہیں کرتا۔ اور کوئی عقلی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ اس دعویٰ کے نتیجے میں دنیا ایسے لوگوں پر کیوں مصیبتیں برپا کرے گی، جن کی وجہ سے استقامت کا سوال پیدا ہوگا۔

لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو رَبُّنَا اللّٰہُ کہتے ہیں ان کا انداز عام دنیا کے رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کے اندر زیادہ سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ ان کے اندر زیادہ خلوص پایا جاتا ہے۔ اور رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ ان کے اعمال میں ایسی تبدیلیاں پیدا کر دیتا ہے کہ یہ لوگ عام دنیا کے لوگوں سے کچھ مختلف شکلیں اختیار کر جاتے ہیں۔

"رَبُّنَا اللّٰہُ" کا معنیٰ ہے، اللہ ہمارا رب ہے۔ وہی ہے جس نے پیدا کیا، وہی ہے جو پرورش کرتا ہے۔ وہی ہے جو تربیت دے کر آگے بڑھاتا ہے۔ مربّی بھی ہمارا وہی ہے اور پالن ہار بھی وہی۔ اسی سے ہم دنیا کے رزق حاصل کرتے ہیں اور اسی سے روحانی رزق حاصل کرتے ہیں۔ یعنی

جسمانی اور روحانی، دونوں غذائیں

ہمیں اپنے ربّ سے ملتی ہیں۔ اور وہ ہمیں کافی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی اور ربّ کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ اس دعویٰ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک طرف تو یہ دعویٰ کلیۃً اللہ پر انحصار کر دیتا ہے اور دوسری طرف کلیۃً غیر اللہ سے مستغنی بھی کر دیتا ہے۔

رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرنیوالوں پر کئی قسم کے ابتلاء آتے ہیں جن کے نتیجے میں انہیں استقامت دکھانی پڑتی ہے۔ کچھ تو اندرونی ابتلاء ہیں اور کچھ بیرونی ابتلاء۔ اندرونی طور پر تو یہ قوم تربیت کے ایسے مشکل رستوں سے گذرتی ہے کہ قدم قدم پر ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ جس ربّ کے پیچھے تم چل رہے ہو اس کے نتیجے میں تو تمہارا رزق کم کیا جائے گا۔ اور تم مشکلات اور مصیبتوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ تم عجیب پاگل قوم ہو کہ بڑی محنت کے ساتھ اپنی حکمتوں کو استعمال کرتے ہوئے اور اپنی جسمانی طاقتوں کا استعمال کرتے ہوئے تم روپیہ کماتے ہو۔ اور پھر اس روپے کو از خود خدا کے نام پر خرچ کر دیتے ہو۔ اور دعویٰ یہ ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ۔ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اچھا اللہ تمہارا ربّ بنا کہ پہلے حال سے بھی بدتر ہو گئے۔ دنیا کمانے والے جو تمہارے بھائی بند ہیں وہ تو کمانے کے رستے بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ اور خرچ بھی خالصتًا اپنی ذات پر کرتے ہیں۔ ان کا رزق زیادہ بابرکت ہے یا تمہارا، جن کی آمد کے رستے تنگ ہیں اور خرچ کے رستے زائد ہو گئے۔ اور تم ایسی جگہ بھی خرچ کرنے لگے جس کے نتیجے میں تمہیں کوئی ذاتی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اب دیکھیں

کتنا بڑا ابتلاء ہے

کہ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے جھوٹ کی کمائی کے رستے اپنے اوپر بند کر دئیے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے رشوت کی کمائی کے رستے بند کر دئیے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے ظلم کے ذریعے ہتھیائی ہوئی جائدادیں حاصل کرنے کے رستے اپنے اوپر بند کر دئیے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے تکڑی کے تول میں خرابی کے ذریعے زیادہ آمدن پیدا کرنے کے رستے بند کر دئیے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے چوری کے رستے بند کئے۔ ڈاکے کے رستے بند کئے۔ اور دھوکے کے رستے بند کئے۔ باقی دنیا کے لئے رزق کے کتنے ہی رستے کشادہ ہیں۔ اور کتنی ہی ان گنت راہیں جو دنیا والوں کے لئے کھلی ہیں۔ مگر رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے ان سب راہوں سے منہ موڑ لیا اور پھر خرچ کی راہوں میں اپنے لئے ایسی راہیں تجویز کیں کہ وہ پاکیزہ رزق جو بظاہر تنگ رستوں سے انہیں حاصل ہوتا ہے۔ اور دنیا کے مقابل پر ان کی آمد کے وسائل بہت محدود نظر آتے ہیں، اپنی اس تھوڑی آمد کو بھی وہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگ گئے۔ اور دعویٰ یہ ہے کہ رَبُّنَا

اللہ ہمارا رازق ہے۔

یہ وہ اندرونی آزمائش ہے جس میں سے یہ لوگ گزرا کرتے ہیں۔ اور اسی کا نام استقامت ہے کہ اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر کے دکھاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے مصائب کو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں۔ اور کسی قسم کا خوف نہیں کھاتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وہی رازق ہے۔ اور اسی سے ساری برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور اسی کے نام پر خرچ کرنے میں دراصل رزق کی برکتوں کی چابی رکھی گئی ہے۔ اس یقین کے ساتھ وہ استقامت اختیار کرتے ہیں۔

پھر ایک بیرونی ابتلاء اُن پر آتا ہے۔ باہر کی دُنیا کہتی ہے کہ اچھا! اگر تم اللہ کو ہی رب سمجھ رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ وہی تمہارے رزق کا انتظام کرتا ہے اور وہی تمہیں بچاتا ہے تو تمہاری اندرونی قربانی کافی نہیں۔ ہم بھی کچھ حصہ ڈالیں گے۔ یعنی کچھ تمہاری دُکانیں ہم لوٹیں گے، کچھ تمہاری جائیدادیں ہم برباد کریں گے۔ کچھ جائز ورثوں سے تمہیں ہم محروم کر دیں گے کچھ جائز ترقیات سے تمہیں ہم عاری کر دیں گے اور ان کے رستے میں روکیں کھڑی کر دیں گے۔ کچھ حصولِ تعلیم کے حق تم سے چھین لیں گے اور وہ تعلیم جو تمہارے رزق کا ذریعہ ہے، ہم حتی المقدور کوشش کریں گے کہ تم اس تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھا سکو۔ غرضیکہ ہر قسم کی مشکلات جو رزق کے حصول کے رستے میں حائل کی جاسکتی ہیں وہ تمہاری راہ میں حائل کریں گے۔ پھر دیکھیں گے کہ تم کس شان کے ساتھ اور کس یقین کے ساتھ رَبُّنَا اللّٰہُ کہتے ہو۔ یہ استقامت کا دُوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔

استقامت کا مطلب

یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی حالت میں بھی کھڑی رہے کہ جب اس کے کھڑے رہنے کی راہ میں روکیں ہوں۔ اور اس کو ہر طرف سے دھکے پڑ رہے ہوں۔ ویسے تو کوئی چیز کھڑی ہو تو اس کے لئے 'قَامَ' کا لفظ بولتے ہیں۔ درخت کھڑے ہیں اُن کی اس حالت کے متعلق بھی 'قَامَ' کا لفظ استعمال کریں گے۔ انسان کھڑا ہو تو وہ بھی 'قَامَ' کی حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن شدید آندھی میں بھی جو درخت قائم رہ جائے اس کے متعلق اِسْتَقَامَ کا لفظ استعمال کریں گے۔ اسی طرح شدید زلازل میں بھی کوئی عمارت نہایت شان کے ساتھ سر بلند کھڑی رہے اور سرنگوں نہ ہو، اس کے متعلق بھی اِسْتَقَامَ کا لفظ بولیں گے۔ اسی طرح شدید مشکلات اور مصائب میں کوئی انسان اپنے موقف پر قائم رہے اور ایک انچ بھی اس سے انحراف نہ کرے اس کے متعلق بھی اِسْتَقَامَ کا لفظ ہی استعمال کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کے ابتلاء اُن لوگوں پر وارد کئے جاتے ہیں جو رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تقدیرِ خداوندی کی طرف سے اُن کے امتحان لئے جاتے ہیں۔ ان پر ایسے اندرونی اور بیرونی ابتلاء آتے ہیں جو حد کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ کوئی مصیبت، کوئی زلزلہ، کوئی قیامت اُن کے پائے ثبات میں لغزش نہیں پیدا کر سکتی۔ کوئی چیز ان کو اس راہ سے ہٹا نہیں سکتی جس پر یہ گامزن ہوتے ہیں۔ اور اسی لئے اُن کی راہ کا نام بھی مستقیم رکھا گیا۔ اور مستقیم راہ پر قائم رہنے کے لئے یہ دُعا سکھائی گئی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا یہ بتا رہی ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ یعنی اللہ کی عبادت کرنا اور کسی اَور کی طرف مُنہ نہ کرنا۔ اس دعویٰ کے نتیجے میں لازماً مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور اگر دُعائیں نہیں کرو گے تو ان مشکلات میں ثابت قدم نہیں رہ سکو گے۔ پس صراطِ مستقیم دراصل استقامت کی تشریح ہے یا استقامت

صراطِ مستقیم کی تشریح

ہے۔ یہ دونوں ایک دُوسرے پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ پس فرمایا کہ جب وہ استقامت اختیار کرتے ہیں تو ہم انہیں اس سے پہلے استقامت کا گُر سکھا چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے زورِ بازو سے مستقیم نہیں رہ سکتے بلکہ ہم انہیں دُعائیں سکھاتے ہیں۔ وہ گریہ وزاری کے ساتھ ہماری طرف جھکتے ہیں۔ اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دُعا جاری رہتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرماتا ہے۔

پھر جب وہ استقامت دِکھاتے ہیں تو اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ فرمایا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا یعنی بکثرت اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہُوئے نازل ہوتے ہیں اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا کہ کوئی خوف نہ کرو۔ کوئی غم نہ کھاؤ۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ استقامت دکھانے والے لوگوں کو یہ فرشتے کہتے ہیں کہ کوئی غم نہ کھاؤ۔ اور کوئی خوف نہ کرو۔ حالانکہ غم کی وجوہات بھی نظر آتی ہیں اور خوف کی وجوہات بھی نظر آتی ہیں۔ پھر اس پیغام کا کیا مطلب ہے کہ کوئی غم نہ کھاؤ۔ اور کوئی خوف نہ کرو؟ کیونکہ استقامت خود ایسے حالات کی متقاضی ہوتی ہے جن کے نتیجے میں غم بھی پیدا ہوگا اور خوف بھی پیدا ہوگا۔ مثلاً اگر کسی ایسے انسان کو جسے نقصان پہنچا ہو آپ کہدیں کہ غم نہ کرو، تو اس سے اس کا غم کس طرح دُور ہوگا؟ یا اگر خوف کے مقام پر آپ یہ اعلان کر دیں کہ خوف نہ کرو، تو اس سے خوف کس طرح زائل ہو سکتا ہے؟ اِس لئے دیکھنا یہ ہے کہ وہ فرشتے ایسی باتیں کر کے اُن کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہوتے ہیں یا یہ پیغام کوئی اور معنی رکھتا ہے؟ لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس مضمون میں داخل ہوں، ہم استقامت کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔

استقامت کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور ساتھیوں نے جو

عظیم الشان نمونے

دِکھائے، تاریخ اسلام ان کے واقعات سے روشن ہے۔ اور ہمیشہ روشن رہے گی۔ وہ واقعات ایسی روشنائی سے لکھے گئے ہیں کہ جن کی چمک کبھی ماند نہیں پڑ سکتی۔ اور جن کا کچھ ذکر میں نے جلسہ سالانہ کی پہلے دن کی تقریر میں کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی عظیم احسان ہے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو بھی ان درخشندہ مثالوں کی پیروی کی توفیق بخشی اور بخشتا چلا جا رہا ہے۔ ہم ایک ایسی تاریخ بنا رہے ہیں جو اس دور میں اسلام کی استقامت کی تاریخ ہے۔ اور یہ تاریخ بھی اتنی روشن اور درخشندہ ہے کہ ہزاروں سال کے بعد بھی ماضی کے پردے پھاڑتے ہُوئے اس کی روشنی چمکا کرے گی۔ اور آنے والی نسلیں مڑ کر دیکھیں گی اور اپنی آنکھوں کو ان نظاروں سے خیرہ کیا کریں گی۔

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ انہی لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور پھر استقامت دِکھائی۔ اور اپنے اس دعویٰ سے سرِ مُو بھی انحراف نہیں کیا۔ جب آپؓ کو شہادت کے لئے اس مقام کی طرف لے جایا جا رہا تھا جہاں آپ کو سنگسار کر کے شہید کیا جانا تھا تو امیر کابل نے کہا کہ یہ کافی نہیں۔ اس کے ناک میں سوراخ کرو اور جس طرح بیل کو ناک میں رسّی ڈال کر اور کھینچ کر لے جایا جاتا ہے، اسی طرح قربانی کے بیل کو لے کر جاؤ۔ چنانچہ آپ کے ناک میں سوراخ کر کے رسّی ڈالی گئی۔ اور ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو ہنستا، شور مچاتا اور طعن و تشنیع کرتا ہُوا آپ کے ساتھ چلا جا رہا تھا۔ اور اُن کے درمیان کابل کی گلیوں سے

استقامت کا شہزادہ

سر اُٹھائے ہوئے گزر رہا تھا اور کوئی خوف اور کوئی بَلا اس سر کو نگوں نہیں کر سکی۔ وہ اس عظمت اور شان کے ساتھ ان گلیوں سے گزرا ہے کہ اس کی یادیں وہ گلیاں قیامت تک نہیں بھُلا سکیں گی۔ جب صاحبزادہ صاحب شہید کو زمین میں چھاتی تک گاڑ دیا گیا تو بادشاہِ وقت نے، جو آپ سے ہمدردی رکھتا تھا، آپ سے کہا کہ اب بھی آپ مسیح موعودؑ کا انکار کر دیں۔ اپنی جان کا خیال کریں۔ اپنے اموال اور جائیداد کا خیال کریں اور اپنے بچوں کا خیال کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے سر اُٹھا کر کہا کہ اَے بادشاہ! ایمان کے مقابل پر میری جان کیا چیز ہے؟ میرے اموال کیا حیثیت رکھتے ہیں اور میرے بچوں کی کیا قیمت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اِس لئے تم وہی کرو جس کا تم ارادہ کر چکے ہو۔ اس پر بادشاہِ وقت نے کہا کہ اگر تم انکار نہیں کرنا چاہتے تو مجھے اجازت دو کہ میں تمہاری طرف سے اعلان کر دوں۔ اُنہوں نے فرمایا نہیں، میں اس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اور تم نے جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔ چنانچہ بادشاہ نے قاضیٔ وقت سے کہا کہ پہلا پتھر تم مارو۔ قاضی نے جواب دیا کہ آپ بادشاہ ہیں اِس لئے پہلا پتھر آپ چلائیں۔ بادشاہ نے کہا نہیں، شریعت کے بادشاہ تو تم بنے ہوئے ہو، تمہارا حُکم چل رہا ہے۔ میرا نہیں۔ اس لئے پہلا پتھر بھی تم مارو۔ چنانچہ قاضی نے پہلا پتھر مارا۔ اس کے بعد پتھروں کی اس طرح بوچھاڑ ہوئی کہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے سر کے اُوپر پتھروں کا ایک ڈھیر بن گیا۔ جس میں یہ وجود غائب ہو گیا۔

یہ وہ واقعہ ہے جسے بعض غیروں نے بھی دیکھا۔ اور مدتوں اس کی کسک اُن کے

دِل میں رہی۔ چنانچہ ایک انگریز چیف انجینئر نے، جو انگلستان سے آیا ہُوا تھا اور اس موقع پر موجود تھا، اپنی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اُس مردِ مُجاہد کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔ اُس نے وفات سے پہلے کہا کہ ’اے قوم! تم ایک معصوم انسان کو مار رہے ہو۔

لیکن یاد رکھّو

کہ خُدا تمہیں اس کا خون نہیں بخشے گا۔ اور بلائیں اور مصیبتیں تمہیں گھیر لیں گی۔ اس انگریز مصنّف کے قول کے مطابق یہ وہ آخری اعلان تھا جو حضرت صاحبزادہ صاحب شہید نے کیا۔ اور اس کے بعد پتھراؤ شروع ہوگیا۔

پھر اسی سرزمین پر حضرت صاحبزادہ نعمت اللہ صاحب شہید آپؓ کی پیروی میں آئے۔ وہ جانتے تھے کہ دعوئ ایمان کے نتیجے میں انسان کو کیا کیا مصیبتیں سہنی پڑتی ہیں۔ اور مصائب کے کِن کِن رستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی یاد اُن کے ذہن اور دل میں تازہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے وہی نمونہ دِکھایا جو اس سے پہلے ایک مردِ مُجاہد نے دِکھایا۔ اور کوئی پرواہ نہیں کی۔ قید کی حالت میں انہوں نے ایک خط لکھا جو کسی ذریعے سے ایک احمدی دوست تک پہنچ گیا۔ اور وہ محفوظ کر لیا گیا۔ اس خط میں وہ لکھتے ہیں کہ:-

”مجھ سے خدا کا عجیب سُلوک ہے کہ روزن بند ہے اور دن کے وقت بھی رات کی تاریکی ہے۔ مگر جُوں جُوں اندھیرا بڑھتا ہے، میرا ربّ میرے دِل کو روشن کرتا چلا جاتا ہے۔ اور ایک عجیب نُور کی حالت میں میرا وقت بسر ہو رہا ہے۔“

ان کو جب اس قید خانے سے نِکال کر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرح گلیوں میں پھرایا گیا۔ اور طعن و تشنیع کی گئی۔ اور مذاق اُڑایا گیا تو اس وقت بھی باہر کا ایک گواہ تھا۔ جو مشہور اخبار ’ڈیلی میل‘ انگلستان کا نمائندہ تھا۔ اس نمائندے نے اِس ذکر کو زندہ رکھنے کے لئے ایک ایسا بیان دیا جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جسے اُس زمانے کے ’ڈیلی میل‘ میں شائع کیا گیا۔ وہ کہتا ہے کہ ’مَیں نے دیکھا کہ باوجود اس کے کہ اُس شخص پر انتہائی ذِلّت پھینکی جا رہی تھی۔ اور اسے گالیاں اور تکلیفیں دی جا رہی تھیں۔ وہ کابل کی گلیوں میں پابجولاں پھرتا ہوا ایک آہنی عزم کے ساتھ مُسکرا رہا تھا۔ اس کی رُوح ایسی

غیر مفتوح اور ناقابلِ تسخیر

تھی کہ اس کا نظارہ کبھی بُھلایا نہیں جا سکتا۔ اسی حالت میں اس کو اُس مقام پر لے جایا گیا جہاں اس کو سنگسار کرنا تھا۔ اور ہمارے سامنے پتھر برسے لیکن اُس نے اُف تک نہ کی۔ ہاں، پتھراؤ سے پہلے صرف یہ خواہش کی کہ مجھے دو نفل پڑھنے کی اجازت دی جائے۔‘ اور اس طرح انہوں نے دو نفلوں کے ساتھ ان مُسلمان مجاہدین کی یاد کو پھر زندہ کیا، جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانے میں اسی شان کے ساتھ شہادت پائی تھی۔ چنانچہ کابل کی سرزمین پر اُنہوں نے دو نفل پڑھے اور اس کے بعد اُن کو بھی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرح زمین گاڑ دیا گیا اور پھر پتھراؤ کیا گیا۔

تاریخِ احمدیت اس دَور سے گزر رہی ہے اور بن رہی ہے اور بنتی رہے گی اور انشاء اللہ تعالےٰ احمدی کبھی بھی اپنے ایمان کی صداقت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ ان کی آواز ہمیشہ یہی رہے گی۔ اور صرف صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی آواز نہیں ہو گی۔ بلکہ ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں آوازیں بن کے وہ آواز گونجتی رہے گی کہ یہ زندگی کیا چیز ہے، یہ اَموال کیا چیز ہیں اور ان اولادوں کی کیا قیمت ہے؟ تم نے جو کرنا ہے کرو اور کر گزرو۔ ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں گے۔

یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ اُنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ رَبُّنَا اللّٰہُ۔ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ کتنا پیارا دعویٰ ہے۔ کتنا پاکیزہ دعویٰ ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ اِس دعویٰ کے بعد کوئی قوم اُن سے نفرت کرنے لگے۔ ان سے حقارت کا سُلوک کرے۔ ان کے اموال لُوٹے۔ اور اُن کی جانیں لے۔ لیکن فرماتا ہے کہ تم سے یہی سلوک ہوگا۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر جو لوگ استقامت اختیار کریں گے اُن کے ساتھ میرا بھی ایک سلوک ہوگا اور وہ یہ کہ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کثرت کے ساتھ اُن پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ کہتے ہوئے

کہ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا تم کوئی خوف نہ کرو۔ اور کوئی غم نہ کھاؤ۔ ہم تمہیں اُس

جنّت کی خُوشخبری

دیتے ہیں جس کا تُم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ہم اِس دُنیا میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی رہیں گے۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ اور تمہارے لئے اس جنّت جس کی خوشخبری لے کر ہم آئے ہیں وہ کچھ ہے جو تمہارے دِل چاہتے ہیں۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ اور وہ کچھ ہے جس کا تُم ادّعا کرتے ہو۔ جو تمہارا مطلوب اور مقصُود ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ان لوگوں میں کچھ شہید بھی ہوئے۔ اُنہوں نے اپنی جانیں خدا کی راہ میں دے دیں۔ بہت سے ہیں جن کے اَموال لُوٹے گئے۔ بہت سے ہیں جن کے بچّے اُن کی آنکھوں کے سامنے قتل کئے گئے، بہت سے ہیں جن کی ساری عُمر کی کمائی ان کی آنکھوں کے سامنے جلا کر خاک کر دی گئی۔ پھر اَلَّا تَخَافُوْا کا کیا مطلب ہے؟ اور لَا تَحْزَنُوْا کے کیا معنیٰ ہیں؟ وہ جنّت کیسی ہے جس کی خبریں فرشتے لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جنّت اسی دُنیا میں شروع ہوگئی ہے؟

اس کے اَور بھی معانی ہوں گے لیکن دو معانی کی طرف مَیں آپ کو اس وقت توجّہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک معنیٰ تو یہ ہے کہ یہ قومی خطاب ہے کیونکہ اس میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ قومی تقدیر اس طرح پر بنے گی کہ فرشتے نازل ہوں گے۔ گو انفرادی طور پر کچھ نقصان بھی پہنچیں گے۔ لیکن بالآخر ہر نقصان کے بعد ایسے سامان پیدا کئے جائیں گے کہ وہ مومنین جو استقامت دکھائیں گے وہ پہلے سے بہت بہتر حالت میں ہوں گے۔ اُن کے چند رُوپے لُوٹے جائیں گے تو وہ لکھوکھہا میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اُن کی چند جانیں جائیں گی تو لکھوکھہا اَور لوگ اُن میں شامل ہوں گے اور ان کی اولادوں میں بھی برکت دی جائے گی۔ یہ ایسی قوم ہے جس کو ہمیشہ حزن کے رستوں پر نہیں چلنا، اُن کے غم پیچھے رہتے چلے جائیں گے۔ اور خوشیاں اُن کے آگے آگے دوڑیں گی۔ اور اُن کے

تمام خوف اَمن میں تبدیل

کر دیئے جایا کریں گے۔ اور دُوسرا معنیٰ یہ ہے کہ اُن استقامت دِکھانے والوں میں خُدا کے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے جن کو خُدا کے رستے کے غم، غم نظر نہیں آئیں گے جن کو جب خُدا کے نام پر ڈرایا جائے گا اور خدا کا نام لینے کے نتیجے میں ڈرایا جائے گا تو وہ خوف سے آزاد ہوں گے۔ چنانچہ اس گروہ کے متعلق ایک جگہ خدا نے فرمایا:-

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(یونس آیت ۶۳)

کہ انہی لوگوں میں، جن پر فرشتے نازل ہو کر یہ کہتے ہیں کہ غم نہ کھاؤ اور خوف نہ کرو کچھ ایسے لوگ ہیں جو غم اور خوف سے پہلے سے ہی آزاد کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ اولیاء اللہ ہیں۔ اور ان دونوں معنوں کے لحاظ سے جنّت کی خوشخبری کی تعبیریں بھی الگ الگ کی گئیں۔ یعنی وہ لوگ جو شہید ہوتے ہیں اُن کو جب فرشتے کہتے ہیں کہ خوف نہ کھاؤ اور غم نہ کرو یا غم نہ کرو اور خوف نہ کھاؤ تو اس کے کیا معنیٰ ہوتے ہیں؟ کیا وہ لوگ اس کو طعن سمجھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ

خُدا کی راہ میں

جو کچھ وہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اُن کے دِل کی تمنّا ہوتی ہے۔ اور وہ یہی چاہتے ہیں کہ خُدا کی راہ میں شہید کر دیئے جائیں۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانے میں ایسے اولیاء اللہ بھی گزرے ہیں جنہوں نے الحاح کے ساتھ دُعائیں کرائیں کہ یارسول اللہ! دُعا کریں کہ ہم شہید ہو جائیں۔ ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ جنگِ اُحد میں وہ دُشمن پر بار بار اِس لئے حملہ کرتے تھے کہ شہادت پائیں لیکن ہر بار سلامت واپس لَوٹ آتے۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے عرض کی یارسُول اللہ! میرے لئے دُعا کریں کہ مَیں واپس نہ آؤں، بلکہ شہید ہو جاؤں اور شہید ہو گئے۔ اور پھر واپس نہیں لَوٹے۔ پس

خُدا کی راہ میں قُربانیاں

دنیا ہی ان لوگوں کی جنتیں ہو جاتی ہیں۔ یہ نہیں کہ فرشتے اُن سے دھوکہ کر رہے ہوتے ہیں اور طفل تسلیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح غریب مائیں بعض دفعہ چاہتی تو ہیں کہ بچوں کی خواہش پوری کریں، لیکن نہیں کر سکتیں۔ پھر وہ طفل تسلیاں دیتی ہیں کہ کوئی بات نہیں، ابھی چیز مل جائے گی۔ یا پیسے مل جائیں گے۔ یا یہ کہ ابّو گھر آجائیں گے۔ لیکن خُدا تو غریب ماں کی طرح نہیں کہ طفل تسلیاں دے۔ اُس کے فرشتے تو خالی ہاتھ نہیں جُھا کرتے۔ ہاں اللہ ان کے دلوں پر نظر ڈالتا ہے اور جانتا ہے کہ اُن کے دِل کی اصل تمنائیں کیا ہیں۔ پس وہ فرشتے اُن کے پاس یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ یہی تو وہ جنّت تھی جس کا تم انتظار کر رہے تھے۔ ہم وہ جنّت لے کر آگئے ہیں۔ وہ مُسکراہٹ جو اُن شُہداء کے چہروں پر دیکھی گئی وہ اسی

جنّت کی خوشخبری

کی مُسکراہٹ تھی۔ اُن کے دِل کی کیفیّت کا حال دُنیا والے نہیں جانتے، نہیں سمجھ سکتے۔ اور اُن سے بے خبر ہیں۔ یہ اس دُنیا کے لوگ نہیں ہیں۔ یہ اہلِ بقاء ہیں جو اس فانی دُنیا میں بھی بقا کی جنّت پا جاتے ہیں۔ اور اُن کے دِل کی کیفیت کے مطابق اُن سے سُلوک کیا جاتا ہے۔ پس چونکہ وہ پہلے سے ہی غموں سے اور خوف سے آزاد ہوتے ہیں، اِس لئے ان کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کسی وقت بھی غم اور خوف کی حالت میں وقت گزار رہے ہوں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ زندہ رہتے ہیں۔

چنانچہ جہاں تک قومی زندگی کا تعلق ہے ظاہر میں بھی ایک خوف امن میں بدلتا چلا جاتا ہے۔ ہر حزن کے بدلے میں اتنا عطا کیا جاتا ہے کہ اِس دُنیا میں بھی وہ جنّت نظر آنے لگتی ہے جو قربانیوں کے بعد عطا ہُوا کرتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ بھی اِس پر گواہ ہے اور ہم

خُدا کے عاجز بندے

بھی جس دَور سے گزر رہے ہیں اس میں ہم نے بھی بارہا یہی دیکھا کہ خُدا کی راہ میں اگر ایک احمدی نے چند روپے کا نقصان برداشت کیا تو اس کے نتیجے میں اس کو سینکڑوں روپے عطا ہوئے۔ سینکڑوں کا نقصان ہُوا تو ہزارہا عطا ہوئے۔ اور ہزاروں کا نقصان برداشت کیا تو لکھوکھہا عطا ہُوئے۔ پس جس جماعت کو خُدا کی طرف سے یہ ضمانت دی گئی ہو کہ تمہارا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جائے گا وہ خُدا کی راہ میں کس طرح قدم پیچھے ہٹا سکتی ہے۔ جس جماعت کی تاریخ اِس بات کی گواہ ہو کہ تمہارا ہر خوف امن میں تبدیل کر دیا جائے گا وہ کس طرح کسی خوف کو پیٹھ دِکھا کر بھاگ سکتی ہے؟

چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے داعی اِلی اللہ پیدا ہوتے ہیں جو مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ماضی اُن کے لئے کیا لے کر آیا تھا۔ لیکن یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر ایسے ماضی کے بعد خُدا کے فرشتے ان کے لئے کیا لے کر آئے تھے۔ پس وہ گواہ ہوتے ہیں اُن مصائب کے بھی جو اُن کو پہنچتے ہیں۔ اور گواہ ہوتے ہیں اُن جنّتوں کے بھی جو مصائب کے دَور کے بعد ہمیشہ اُن کو عطا کی جاتی ہیں۔ اس حالت میں جب وہ اللہ کی طرف بُلاتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے، مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ دیکھو دیکھو! میرے ان بندوں سے زیادہ حسین اِدّعا دُنیا میں کس کا ہو سکتا ہے۔ مصائب کے سارے اَدوار سے گزرنے کے بعد پھر یہ میری طرف بُلا رہے ہیں۔ پہلے یہ کہا تھا کہ ربّنا ہمارا ہے۔ اب کہتے ہیں کہ اَے دُنیا والو! تم بھی اسی ربّ کے ہو جاؤ۔ اپنے اِس تجربے کے بعد وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم تو ایسی عظیم الشان دولت کو پا چکے ہیں کہ دِل پھڑک رہا ہے کہ کاش! تمہیں بھی یہ دَولت نصیب ہو۔ اِس جوش اور جذبے کے ساتھ وہ خُدا کے دِین کی طرف لوگوں کو بُلاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ایک عرب شاعر کا یہ شعر بڑی شان کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے ؎

وَلَا يَكْشِفُ الْغَمَّاءَ اِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ
يَرٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ يَزُوْرُهَا

یعنی وہ مصائب یا وہ جگہیں جہاں موت کے تاریک مصائب ہجوم کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اُن کے چہرے رات کی طرح سیاہ ہوتے ہیں۔ ان مصائب کو کوئی ہٹا نہیں سکتا مگر آزاد ماں کا بیٹا، جو اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہُوا اُن کی طرف بڑھتا اور پھر ان میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ ہر تاریکی کو نور اور روشنی میں تبدیل کر دیتا ہے اور ہر موت کو

ایک زندگی عطا کرتا ہے

پس یہ ہیں وہ لوگ، جو رَبُّنَا اللّٰهُ کہتے ہیں اور پھر اس دعوٰے پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ جن پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جن کی ہر تاریکی نور میں تبدیل کی جاتی ہے۔ اور پھر وہ تاریکی میں بسنے والے ہر شخص کو اسی نور کی طرف بُلاتے ہیں۔ اُن کا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دُنیا کی طرف بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہارے غم بھی اُٹھا لیں۔ اور انہیں خوشیوں میں تبدیل کریں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کو خوف ڈراتے ہیں لیکن وہ اُن خوفوں سے خوف نہیں کھاتے۔ بلکہ دُنیا کے خوف ہٹانے کے لئے دُنیا کی طرف بڑھتے ہیں ــــ!

یہ ہیں وہ داعیِ اِلی اللہ، جو ہمیں بننا ہوگا۔ کیونکہ دُنیا ہزار قسم کی ظلمات کا شکار ہے۔ ہزار خوفوں میں مُبتلا ہے۔ ہزار قسم کے حُزن ہیں جو سینوں کو چھلنی کئے ہُوئے ہیں۔ پس اَے احمدی! آگے بڑھ اور اِن خوفوں کو دُور کر۔ اِن اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دے اور اِن غموں کو راحت و اطمینان میں بدل دے کیونکہ تیرے مُقدر میں یہی لکھا گیا ہے۔

(منقول از الفضل ربوہ ۲؍مئی ۱۹۸۳ء)

دفتر مجلس خُدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ قادیان کی نئی عِمارت

"ایوانِ خِدمت" کا سنگِ بُنیاد

قادیان ۲۵؍ہجرت (مئی)۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آج بعد نماز عصر ٹھیک ۲/۱-۵ بجے "ایوانِ خدمت" یعنی بلڈنگ خُدّام الاحمدیہ کا سنگِ بُنیاد رکھ دیا گیا۔ ٹھیک وقت پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ کی زیرِ صدارت تقریب کا آغاز ہُوا۔ تلاوتِ کلامِ پاک، عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خُدّام الاحمدیہ مرکزیہ نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کرتے ہوئے تعمیر بلڈنگ کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو دُعائیہ خطوط پڑھ کر سنائے اور خدام الاحمدیہ قادیان کے متواتر وقارِ عمل کی تعریف کی۔ بعدہٗ علی الترتیب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ، محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، محترم منظور احمد خان صاحب سوز وکیل الدیوان تحریک جدید، محترم چوہدری عبد القدیر صاحب قائم مقام انچارج وقفِ جدید، محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ، محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خُدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بُنیادی اینٹیں نصب کیں۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے ایک مختصر اور جامع خطاب فرمایا اور خُدّام کو اس بلڈنگ کے نام کی مناسبت سے جذبۂ خدمت کو فروغ دینے کی تلقین فرمائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ تقریب کے معاً بعد جملہ ناظر صاحبان، بزرگان کرام، مجلسِ عاملہ مرکزیہ و مقامی کے عہدیداران اور چند غرباء کی خدمت میں مجلس کی طرف سے کوارٹر مہمان خانہ میں ریفریشمنٹ دی گئی۔ قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس عمارت کی بروقت تکمیل کے سامان فرمائے۔ آمین۔

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لیئے تشریف لائیں۔!!
الرَّؤُوف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر: ۶۱۱۶۰۶۹)

ایک تحقیقی مقالہ

سلطان القلم حضرت اقدس مسیح دوراںؑ کا عظیم الشان لٹریچر

— (۱) —

اس سے خوشہ چینی کی ایک حیرت انگیز مثال

> "اسلام ... ایسا چمکتا ہوا ہیرا ہے جس کا ہر ایک گوشہ چمک رہا ہے۔ ایک بڑے محل میں بہت سے چراغ ہوں اور کوئی چراغ کسی دریچہ سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک طرف سے ہی نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے آتا ہے وہ بھی ایک چراغ ہے۔" (پیغام صلح صفحہ ۶۲)

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

دینِ اسلام واحد قانونِ آسمانی اور ابدی اور کامل و مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کا ہر حکم حق و حکمت پر مبنی اور روحانی فلسفہ سے پُر ہے۔ اور اس کی پشت پر عقل و فہم اور تدبر و تفقہ کی افواج صف بستہ کھڑی ہیں جو دلی اور دماغی قویٰ کی حفاظت کر رہی ہیں اور سورۃ جمعہ کے پہلے رکوع میں یہ خبر دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل آخرین جمال ربانی نشانوں کا مشاہدہ کریں گے تزکیہ نفس کا سامان ہوگا اور تعلیم کتاب کی برکت پائیں گے وہاں کتاب اللہ کی حکمت اور فلسفہ بھی ان پر کھولا جائے گا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیدا کردہ عظیم الشان لٹریچر ان سب پہلوؤں پر مشتمل اور حاوی ہے خصوصاً اسلامی عقائد و نظریات اور فقہی مسائل اور مضامین اور دیگر تعلیموں اور اصولوں کی فلاسفی اور حکمت جس حکیمانہ شان سے آپ نے واضح کی ہے اس کی کوئی نظیر نہیں۔ حضور نے اپنے مخصوص انداز بیان سے تمام اسلامی مسائل کو ایسے آسان مگر پُر شوکت طریق پر حل کیا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کی عظمت اور اس کی حقیقت و عظمت دل پر نقش ہو جاتی ہے اور زبان پر محسن اعظم فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود جاری ہو جاتا ہے کہ

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فتبارک من علّم و تعلّم

جو راز دیں تھے بھاری اُس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
(درِ ثمین)

حضرت اقدس کے بلند پایہ لٹریچر کو حق تعالیٰ نے ایسی مقبولیت بخشی ہے کہ مختلف مکاتیبِ فکر کے چوٹی کے دینی راہنماؤں اور ... پیشرو اوّل نے اس سے بھرپور استفادہ کرکے عملی طور پر اس کی فوقیت اور برتری کا اعتراف کیا ہے جس کی ایک حیرت انگیز مثال جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" ہے جو پہلی بار ۱۹۴۷ء سے قبل انڈیا میں چھپی اور پاکستان میں اس کی اشاعت مئی ۱۹۷۸ء میں ہوئی جناب مولانا محمد رضی عثمانی صاحب نے جن کے زیر اہتمام پاکستانی ایڈیشن زیورِ طبع سے آراستہ ہوا۔ ناشر کی حیثیت سے اس کے صفحہ ۴ پر حسبِ ذیل نوٹ لکھا ہے

"حکیم الامت، مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کو اللہ تعالیٰ نے حقیقت میں امت کا نبض شناس اور ان کی اصلاح و علاج کے لئے حکیم بنایا تھا۔ آپ حقیقت میں شبلی وقت اور اس دور کے غزالی اور رازی تھے۔ گزشتہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ میں آپ کی مفید و مقبول تصانیف سے ملتِ اسلامیہ کو جو فوائد حاصل ہوئے وہ ہر دیندار مسلمان پر اظہر من الشمس ہیں .... تصانیف کی طویل فہرست میں ایک بہت اہم اور مفید تصنیف المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ ہے جس میں تمام شرعی احکام کی عقلی حکمتیں و مصلحتیں اور احکام الٰہیہ کے اسرار و رموز اور فلاسفی ظاہر کی گئی ہے اور عام فہم انداز میں ثابت کیا ہے کہ تمام احکامِ شریعت عین عقل کے مطابق ہیں۔ کتاب کے تینوں حصوں کی ترتیب فقہی ابواب پر رکھی گئی ہے یہ کتاب تقسیم ہند سے قبل ۱۳۶۸ ہجری میں ادارہ اشرف العلوم جو دارالاشاعت دیوبند یوپی انڈیا کا ذیلی ادارہ تھا) سے شائع ہو کر مقبولیت عام حاصل کر چکی ہے۔ لیکن افسوس کہ پاکستان میں اس کی طباعت کا موقع نہ مل سکا اب خدا کا شکر ہے کہ یہ کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" کے عام فہم نام کے ساتھ دارالاشاعت کراچی نمبر ۱ سے پہلی بار شائع کی جا رہی ہے"۔

زیرِ نظر مختصر مقالہ میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس "مقبول عام" تصنیف کے اہم ماخذ میں سرِ فہرست حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر ہے جس کے بکثرت فقرے ہی نہیں صفحوں کے صفحے بھی خفیف سے تصرف کے ساتھ لفظاً لفظاً زینتِ کتاب ہوئے ہیں اور اپنی قوت و شوکت کے انوار کی بدولت ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں جیسا کہ آئندہ تفصیل سے عیاں ہے۔

پنجوقتہ نمازوں کا فلسفہ

۱- حضرت اقدسؑ نے کشتی نوح (صفحہ ۶۳ - صفحہ ۶۵) میں پنجوقتہ نمازوں کا حسب ذیل الفاظ میں نہایت لطیف فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں۔ وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔

(۱) پہلے جبکہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا۔ اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بالکل نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فردِ قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں قیدی سمجھنے لگتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے۔ مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنا دیا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے حوالہ تم کئے جاتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابلہ پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(۵) پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے۔ سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کی ہیں۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور بیرونی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائے گا پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۳ - صفحہ ۶۵ طبع اوّل ۱۹۰۲ء)

یہ سارا اقتباس کتاب "احکام اسلام" میں صفحہ ۴۹ تا صفحہ ۵۱ تک درج ہے۔

اسلام کا فلسفۂ اخلاق

۲- حضرت اقدسؑ اپنی کتاب "نسیم دعوت" ...

میں اسلام کے فلسفہ اخلاق پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"انسان کی فطرت پر نظر کرکے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مختلف قویٰ اس غرض سے دیئے گئے ہیں کہ تا وہ مختلف وقتوں میں حسب تقاضا محل اور موقعہ کے ان الفاظ کو استعمال کرے مثلاً انسان میں منجملہ اور خلقوں کے ایک خلق بکری کی فطرت کے مشابہ ہے اور دوسرا خلق شیر کی فطرت سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس خدائے تعالیٰ انسان سے یہ چاہتا ہے کہ وہ بکری بننے کے محل میں بکری بن جائے اور شیر بننے کے محل میں وہ شیر ہی بن جائے اور جیسا کہ وہ نہیں چاہتا کہ ہر وقت انسان سوتا ہی رہے یا ہر وقت جاگتا ہی رہے یا ہر دم کھاتا ہی رہے یا ہمیشہ کھانے سے منہ بند رکھے اسی طرح وہ یہ بھی نہیں چاہتا ... کہ انسان اپنی اندرونی قوتوں میں سے صرف ایک قوت پر زور ڈالدے اور دوسری قوتیں جو خدا کی طرف سے اس کو ملی ہیں ان کو لغو سمجھے اگر انسان میں خدا نے ایک قوت حلم اور نرمی اور درگزر اور صبر کی رکھی ہے تو اسی خدا نے ایک قوت غضب اور خواہش انتقام کی بھی رکھی ہے پس کیا مناسب ہے کہ ایک خداداد قوت کو تو حد سے زیادہ استعمال کیا جائے اور دوسری قوت کو اپنی فطرت میں سے بکلی کاٹ کر پھینک دیا جائے اس سے تو خدا پر اعتراض آتا ہے کہ گویا اس نے بعض قوتیں انسان کو ایسی دی ہیں جو استعمال کے لائق نہیں۔ کیونکہ یہ مختلف قوتیں اس نے انسان میں پیدا کی ہیں۔ پس یاد رہے کہ انسان میں کوئی بھی قوت بُری نہیں ہے بلکہ اُن کی بد استعمالی بُری ہے سو انجیل کی تعلیم نہایت ناقص ہے جس میں ایک ہی پہلو پر زور دیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے دعویٰ تو ایسی تعلیم کا ہے کہ ایک طرف طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دیں مگر اس دعویٰ کے موافق عمل نہیں ہے۔ مثلاً ایک پادری صاحب کو کوئی طمانچہ مار کر دیکھے کہ پھر عدالت کے ذریعہ سے وہ کیا کارروائی کراتے ہیں پس یہ تعلیم کس کام کی ہے جس پر نہ عدالتیں چل سکتی ہیں۔ نہ پادری چل سکتے ہیں اصل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو حکمت اور موقع شناسی پر مبنی ہے مثلاً انجیل نے تو یہ کہا کہ ہر وقت تم لوگوں کے طمانچے کھاؤ اور کسی حالت میں شر کا مقابلہ نہ کرو مگر قرآن شریف اس کے مقابل پر یہ کہتا ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ یعنی اگر کوئی تمہیں دُکھ پہنچائے مثلاً دانت توڑ دے یا آنکھ پھوڑ دے تو اس کی سزا اسی قدر بدی ہے جو اس نے کی لیکن اگر تم ایسی صورت میں گناہ معاف کر دو کہ اس معافی کا کوئی نیک نتیجہ پیدا ہو اور اس سے کوئی اصلاح ہو

سکے یعنی مثلاً مجرم آئندہ اس بات سے باز آجائے تو اس صورت میں معاف کرنا ہی بہتر ہے اور اس معاف کرنے کا خدا سے اجر ملے گا۔

اب دیکھو اس آیت میں دونوں پہلوؤں کی رعایت رکھی ہے اور عفو اور انتقام کو مصلحت وقت سے وابستہ کر دیا گیا ہے سو یہی حکیمانہ مسلک ہے جس پر نظام عالم کا چل رہا ہے رعایت محل اور وقت سے گرم اور سرد دونوں کا استعمال کرنا یہی عقلمندی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہم ایک ہی قسم کی غذا پر ہمیشہ زور نہیں ڈال سکتے بلکہ حسب موقع گرم اور سرد غذائیں بدلتے رہتے ہیں اور جاڑے اور گرمی کے وقتوں میں کپڑے بھی مناسب حال بدلتے رہتے ہیں۔

پس اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسب موقع تبدیلی کو چاہتی ہے ایک وقت رُعب دکھلانے کا مقام ہوتا ہے وہاں نرمی اور درگزر سے کام بگڑتا ہے اور دوسرے وقت نرمی اور تواضع کا موقع ہوتا ہے اور وہاں رُعب دکھلانا سفلہ پن سمجھا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک وقت اور ہر ایک مقام ایک بات کو چاہتا ہے پس جو شخص رعایت مصالح اوقات نہیں کرتا وہ حیوان ہے نہ انسان اور وہ وحشی ہے نہ مہذب۔"

(نسیم دعوت ص ۷۱-۷۲ طبع اوّل ۱۹۰۳ء)

یہ رُوح پرور مضمون مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی نظر میں" کے صفحہ ۲۲۳ اور ۲۲۴ میں اوّل سے آخر تک بعینہٖ نقل شدہ موجود ہے۔

حرمتِ خنزیر کا فلسفہ

۳- کتاب "احکامِ اسلام" (صفحہ ۲۰۴) میں "وجوہ حرمت خنزیر" کے زیر عنوان حسب ذیل عبارت مندرج ہے جو حضرت اقدس کی معرکہ آرا کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صفحہ ۲۴ (طبع اوّل) سے مستعار لی گئی ہے

"اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیّوث ہے اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانونِ قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور رُوح پر بھی پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی رُوح پر ضرور اثر ہوتا ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کر دیتا ہے اور دیّوثی کو بڑھاتا ہے۔"

("اسلامی اصول کی فلاسفی" صفحہ ۲۴ طبع اوّل ۱۹۱۶ء)

عفت کے اسلامی خلق کا فلسفہ

(۴)- "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں حضرت اقدس ؑ نے عفت کے اسلامی خلق اور اسلامی پردہ کی حقیقت و حکمت بھی نہایت وضاحت سے بیان فرمائی ہے جو مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے حضور کا حوالہ دیئے بغیر حضور ہی کے الفاظ میں شامل کتاب فرمائی ہے جو یہ ہے:-

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ[۱] وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ[۲] وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[۳] وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا[۴] وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا[۵] وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا[۶] یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھ کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور پر نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہیں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچائیں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی اُن کی پُر شہوات آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم کو نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر

ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے اور دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دُعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور لوگوں نے یہ طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عملاً نکاح سے دستبردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دُنیا کا خاتمہ ہو جاتا نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کاٹ دیں تو یہ در پردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کرکے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اُٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبۂ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے یعنی جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتا دیئے ہیں یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں[۱] کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں[۲] کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں[۳] کے قصّے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں[۴] سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح[۵] نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ

اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے

۱ۓ ۲۴: ۳۱ ۲ۓ ۲۴: ۳۲

۳ۓ ۲۴: ۳۲ ۴ۓ ۱۷: ۳۳

۵ۓ ۲۴: ۳۴ ۶ۓ ۵۷: ۲۸

ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا۔ یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈالیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت کریں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل خطرات سے پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے جس سے بد خطرات جنبش کر سکیں۔

اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے ... بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس تمدنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آ جائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ونشانات؟ طبع اول ۱۸۹۶ء) (باقی)

یسوع — اور — بپتسمہ

از مکرم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی۔ امریکہ

متی اور مرقس کی انجیلوں میں لکھا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو ہدایات دیں کہ وہ ساری دنیا میں انجیل کی منادی کریں اور لوگوں کو بپتسمہ دیں یہ ایسی بات ہے جو یسوع نے خود نہیں کی تو پھر کیونکر اس نے شاگردوں کو ایسا کرنے کا حکم دیا۔ یسوع کوئی ایسی بات نہ کرتا تھا۔ یسوع کے قول اور فعل میں مطابقت تھی یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے کہ یسوع نے خود کبھی بپتسمہ نہیں دیا (یوحنا باب ۴ آیت ۲) ملاحظہ فرمائیں:-

"گو یسوع آپ نہیں بلکہ اس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے"۔

اوپر کی عبارت سے ظاہر ہے کہ انجیلوں کے لکھنے والوں نے یسوع کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دیں جن کا آپ نے کبھی کوئی حکم نہیں دیا اور نہ اس پر عمل کیا۔ متی اور مرقس کی انجیل سے وہ آیتیں ذیل میں نقل کی جاتی ہیں جن سے عیسائی یہ ثابت کرتے ہیں کہ یسوع نے سب قوموں کے شاگرد بنانے اور بپتسمہ دینے کا حکم دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب شاگردوں نے دیکھا کہ یہودی نصرانیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو انہوں نے غیر یہودیوں میں تبلیغ کی اور بہت کامیابی حاصل ہوئی تو پھر یسوع کے شاگردوں نے غیر یہودی ماحول کے مطابق قوانین وضع کرنے شروع کئے جن کا کوئی تعلق یسوع کی تعلیم سے نہ تھا۔ غیر یہودیوں کے ماحول اور مناسبت کے مطابق نئے عقائد بھی وضع کرئے تثلیث کا عقیدہ اور یسوع کا خدا کا بیٹا ہونے کا عقیدہ بھی اختیار کر لیا۔ تثلیث کا عقیدہ اختیار کیا اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ عقیدہ کوئی نیا عقیدہ نہیں اسے انجیل میں شامل کر لیا گیا عہد نامہ قدیم کے محاورہ کے مطابق خدا کا بیٹا سے مراد اس کا پیارا اور محبوب ہے

....

....لیکن عیسائیوں نے اسے بے جا طور پر خدا کے بیٹا سے مراد جسمانی بیٹا مراد لینا شروع

کر لیا۔

نیچے متی اور مرقس کی وہ آیتیں لکھی جاتی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ سب لوگوں میں انجیل کی منادی کی جائے اور بپتسمہ دیا جائے۔ ایسی ساری آیتیں کسی خاص مقصد کے لئے بہت بعد میں متی اور مرقس کی انجیلوں میں شامل کر لی گئیں۔ متی باب ۲۸ آیت ۱۹ میں یوں لکھا ہے۔

"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو"۔

متذکرہ بالا آیت میں سب لوگوں کو عیسائی بنانے کا حکم ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔

سب قوموں کو عیسائی بنانا یسوع کی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ یسوع اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا تھا اور اس آیت کا دوسرا حصہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دینا بھی کتاب اعمال کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ بپتسمہ یسوع مسیح کے نام پر دیا جاتا ہے یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام پر نہیں۔ باپ بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دیئے جانے کو بپتسمہ فارمولا کہا جاتا ہے۔ متی کی متذکرہ آیت نہ صرف انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے بلکہ یہ آیت بائیبل سکالرز کے نزدیک بہت بعد میں متی میں شامل کی گئی ہے الفریڈ لوازی اپنی تصنیف اوریجن آف نیو ٹسٹامنٹ کے صفحہ ۱۴۰ پر لکھتا ہے کہ بپتسمہ فارمولا دوسری صدی عیسوی کے آخر میں استعمال ہونا شروع ہوا۔

مرقس کی انجیل کے باب ۱۶ آیت ۱۵ تا ۱۸ میں لکھا ہے:

"اور اس نے ان سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے"۔

یہ آیات انجیلی تعلیم اور واقعات کے خلاف ہیں ورنہ ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کی ضرورت آج باقی نہ رہتی۔ انجیل کے لکھنے والوں نے بناوٹی معجزات کا ایک ڈھیر لگا دیا بائیبل سکالرز مرقس کی متذکرہ آیات کو الحاقی سمجھتے ہیں یعنی بہت بعد کے زمانہ میں ان آیات کو انجیل میں شامل کیا گیا۔

یسوع کا مشن ساری دنیا کے لئے نہ تھا۔ نہ ہی یسوع نے شاگردوں کو غیر یہودیوں میں پرچار کرنے کے لئے کہا۔

اب آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ بپتسمہ کس کے نام پر دیا جاتا۔ اعمال باب ۲ آیت ۳۸ میں لکھا ہے کہ بپتسمہ یسوع مسیح کے نام پر لیا جاتا ملاحظہ فرمائیں۔

"پطرس نے ان سے کہا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے"۔

پس باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ نہ تھا۔ اعمال ۸ آیت ۱۶ میں لکھا ہے۔

"انہوں نے صرف خداوند یسوع کے بپتسمہ لیا تھا"۔

اعمال ۱۰ آیت ۴۸ میں لکھا ہے

"اور انہیں حکم دیا کہ انہیں یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ دیا جائے"۔

اعمال باب ۱۹ آیت ۵ میں لکھا ہے

"انہوں نے یہ سن کر خداوند یسوع کے نام بپتسمہ لیا"۔

اعمال میں یہ بتایا گیا ہے کہ بپتسمہ یسوع مسیح یا خداوند یسوع کے نام لیا جاتا تھا اس کے برعکس متی باب ۲۸ آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ بپتسمہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے لیا جاتا ہے اختلاف اور تضاد ہے۔

اوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ یسوع نے کسی کو بپتسمہ نہ دیا اور نہ ہی شاگردوں کو بتایا کہ سب لوگوں میں جا کر انجیل کی منادی کرو اور بپتسمہ دو اور نہ ہی کسی کو یہ تعلیم دی کہ خدا اور بیٹے اور روح القدس کے نام بپتسمہ دیا جائے اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ عیسائیت نے اپنے دوسرے عقائد یعنی صلیبی موت اور زندہ جی اٹھنا بپتسمہ کے عقیدہ کی طرف وضع کر لئے بعید از قیاس نہیں۔

O

صوبہ کرناٹک کی احمدی جماعتوں میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد (آندھراپردیش)

مورخہ ۳۰/۴/۸۳ کو کنڈور ضلع وارنگل (آندھرا) میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے دعاؤں کے ساتھ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، محترم ملک صلاح الدین صاحب اور مبلغین و معلمین نے بھی ایک ایک پتھر اس مسجد کی بنیاد میں رکھا بعدہ اجتماعی دعا کی گئی اور اس خوشی میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جماعتہائے احمدیہ کرناٹک

آندھرا کے کامیاب دورہ کے بعد مورخہ ۶/۵/۸۳ کو محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور خاکسار بذریعہ بس حیدرآباد سے دیودرگ پہنچے اس وقت حیدرآباد کے خدام نے بس ڈپو تشریف لاکر دعاؤں سے الوداع کیا دیودرگ میں کامیاب کانفرنس میں شرکت کرنے ہم دونوں ہبلی پہنچے۔ بس اسٹینڈ پر مکرم حفیظ صاحب منڈاسگر صدر جماعت ہبلی نے مع احباب جماعت موصوف کا استقبال کیا اور ہم دونوں کی گلپوشی کی۔

مورخہ ۸/۵/۸۳ کو بعد نماز عصر احمدیہ دار التبلیغ ہبلی میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم افضل خان صاحب لزوونی کی نظم خوانی کے بعد مکرم سیفوت صاحب منڈاسگر، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ ہبلی خاکسار حمید الدین شمس اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقاریر کیں۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں افراد جماعت کو تبلیغی میدان میں قربانیاں پیش کرنے اور اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تلقین کی اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۹/۵/۸۳ کو مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ ہبلی اور خاکسار ہبلی سے بیلگام پہنچے۔ یہاں مکرم سراج الدین صاحب، مکرم نصیر الدین شیرا صاحب اور مکرم [illegible] چاند صاحب ٹکرواڑی صدر جماعت احمدیہ بیلگام اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] میں پیغام حق پہنچا رہے ہیں محترم ناظر صاحب موصوف نے ہبلی، [illegible]، بیلگام اور گرد و پیش کی جماعتوں کا جائزہ لیا اور اضلاع سے آئے ہوئے احباب سے مشورہ کیا۔ بیلگام میں مکرم وحید الزمان صاحب خسرو بی اے (متوطن اصفہان - ایران) جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھ رہے تھے نے بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۰/۵/۸۳ کو احمدیت قبول کی اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اجتماعی دعا بھی کرائی تمام افراد جماعت احمدیہ بیلگام نے آپ کو مبارکباد پیش کی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایرانی النسل دوست کو استقامت بخشے آمین۔

مورخہ ۱۳/۵/۸۳ بروز جمعۃ المبارک بذریعہ میرج ایکسپریس محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بیلگام سے بنگلور تشریف لے گئے اسٹیشن پر مکرم شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور نے احباب جماعت کی معیت میں موصوف کا پرتپاک استقبال کیا۔ اگلے روز یعنی مورخہ ۱۴/۵/۸۳ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید بھی حیدرآباد سے بنگلور تشریف لائے چنانچہ اسی روز شام ۵ بجے "دار الفضل" میں محترم ملک صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں جماعت کے بیشتر احباب شریک ہوئے مکرم مولوی عبد الحی صاحب انسپکٹر وقف جدید کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد نعمت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے خیر مقدمی تقریر کی بعدہ خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان قوت قدسیہ" کے زیر عنوان تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مؤثر پیرائے میں افراد جماعت کو باہمی اتحاد و یکجہتی اور محبت و اخوت کی تلقین کی۔ دوران تقریر آپ نے انبیاء کرام کی بعثت کی غرض تزکیہ نفس پر بھی دلنشین رنگ میں روشنی ڈالی۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی تقریر کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو تبلیغ و اشاعت دین کے میدان میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا دوسرے روز یعنی ۱۵/۵/۸۳ کو چھ بجے شب مرکز سے آئے ہوئے ہر دو بزرگان نے بنگلور کی جماعت کا انتخاب کروایا اور مورخہ ۱۶/۵/۸۳ کو محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ اور محترم انچارج صاحب وقف جدید بنگلور سے مدراس تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج مرتب فرمائے آمین ۔۔۔ اس دورہ میں مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور نے خاص طور پر وقت سے تعاون کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء

~~~~~

افسوس! مکرم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی وفات پا گئے

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے مکرم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی مورخہ ۱۷/۵/۸۳ کو بوقت صبح نو بجے اپنے مکان اگاڑی نگر اندھیری بمبئی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٭

مرحوم وفات سے ایک دن قبل دار التبلیغ میں تشریف لائے اور کچھ دیر خاکسار سے باتیں کرتے رہے خیریت سے گھر پہنچے دوسرے دن صبح نماز فجر ادا کی اور قرآن کریم کی تلاوت کی بعد ازاں سینے میں جلن کی شکایت کی اور شہد والا پانی مانگا فوراً دیا گیا مگر پانی پینے سے قبل ہی آپ کی روح مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو چکی تھی۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر اسی سال کے قریب تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کی ایک جھلک یاد ہے۔ اگرچہ میں اس وقت بچہ تھا۔ مرحوم حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت گزاری اور اپنے ساتھ ان کی شفقت و محبت کے متعدد واقعات بھی سنایا کرتے تھے۔

آپ قریباً چالیس سال سے بمبئی میں مقیم تھے۔ دار التبلیغ میں باقاعدگی سے تشریف لایا کرتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے آپ ایک طویل مسافت طے کر کے سب سے پہلے جمعہ کے لئے مسجد میں پہنچتے تھے۔ اسی طرح بمبئی میں جو جلسے منعقد ہوئے ان میں آپ اکثر جماعت کے خدام کو باعمل بننے کی طرف توجہ دلاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے واقعات سنا کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرماتے تھے۔

عرفانی صاحب کی وفات کی خبر ملتے ہی بذریعہ ٹیلی فون بمبئی کے احباب کو خبر دی گئی احباب اڑھائی بجے دوپہر الحق بلڈنگ میں جمع ہو گئے اور پھر ایک ایمبولنس کے ذریعہ مرحوم کے مکان پر پہنچے۔ وہاں سے نعش بذریعہ ایمبولنس احمدیہ قبرستان واقع سوڑی بوئی واڑہ (بمبئی) لے جائی گئی۔ قبرستان میں ہی مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور شام سات بج کر دس منٹ پر مرحوم کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دعائے مغفرت

(۱) محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین بدر سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

(۲) ۔۔۔ مورخہ ۱۸/۲/۸۳ کو مکرم عبد الخالق صاحب میر آف یاری پورہ ایک ماہ کی علالت کے بعد بعمر ۷۲ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک اور حلیم الطبع احمدی تھے احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: میر عبد الرشید معلم وقف جدید یاری پورہ

بدر کی توسیع اشاعت میں [illegible] لیجئے
~~~~~

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

لجنہ اماء اللہ کٹک کے زیر اہتمام جلسہ پیشوایانِ مذاہب

مکرمہ زیب النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کٹک تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۱/۴/۸۳ کو احمدیہ مشن ہاؤس میں لجنہ اماء اللہ کٹک کے زیر اہتمام خاکسار کی زیر صدارت جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد ہوا۔ بچیوں کی تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ شیریں باسط صاحبہ اور مکرم مولوی شرافت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے موقع کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے عمدہ پیرائے میں نظمیں پڑھیں آخر میں ایک سکول کی غیر از جماعت ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ کلکتہ کے زیر اہتمام تبلیغی و تربیتی جلسہ

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کلکتہ تحریر فرماتی ہیں کہ گزشتہ دنوں لجنہ اماء اللہ کلکتہ کو قریبی گاؤں کیرا میں تبلیغ کرنے کا موقع ملا اس موقع پر ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں غیر احمدی اور غیر مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسارہ نے عہد دہرایا۔ کیرا کی ایک بچی نے بنگلہ نظم پڑھی بعدہٗ مکرمہ عصمت بیگم صاحبہ نے بزبان اردو مکرمہ نصرت صاحبہ نے بزبان بنگلہ مکرمہ بشارت جہاں صاحبہ نے بزبان اردو۔ مکرمہ نور جہاں صاحبہ مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ آف کیرا اور آسام سے آئی ہوئی ایک بہن نے تقاریر کیں اردو تقاریر کا بنگلہ ترجمہ علی الترتیب مکرمہ نور جہاں صاحبہ اور مکرمہ امینہ فرحت صاحبہ نے کیا۔ یاسمین سہگل صاحبہ نے نظم پڑھی اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا

ہلدی پدا (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ ـ دو افراد کا قبولِ حق

مکرم غلام مرتضیٰ صاحب ہلدی پدا رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۰/۵/۸۳ کو مکرم عبدالرب صاحب کی زیر صدارت ہلدی پدا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مؤثر رنگ میں تقاریر کیں جنہیں تمام غیر احمدی بھائیوں نے بغور سماعت کیا۔ دوسرے روز مکرم شیخ معراج صاحب صدر جماعت کے تعاون پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم علیم الدین خان صاحب کے والدین بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ واضح رہے کہ خود موصوف نے عرصہ ڈیڑھ سال قبل اور ابھی چند روز پہلے ان کے چھوٹے بھائی نے بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ کنڈور میں مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کنڈور اطلاع دیتے ہیں کہ کنڈور (آندھرا) میں نومبر ۱۹۸۱ء کے دوران نئی جماعت کا قیام عمل میں آتے ہی تعمیر مسجد کے لئے کوشش شروع کر دی گئی جسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے متعدد وقارِ عمل کرائے گئے اور تعمیر کے لئے راستہ ہموار کیا گیا۔ مورخہ ۱/۵/۸۳ مرکزی وفد کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کا پروگرام بنایا گیا چنانچہ مورخہ ۲/۵/۸۳ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ نصب کر کے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اس کے بعد علی الترتیب مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید قادیان۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ خاکسار برہان احمد ظفر۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب جگنا پیٹ۔ مکرم عبدالستار صاحب سبحانی اور مکرم محمد یعقوب صاحب صدر جماعت نے پتھر نصب کئے آخر میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے اجتماعی دعا کرائی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو بہتوں کے لئے نورِ ہدایت بنائے آمین

بھدرک اور سنگاپور (اڑیسہ) میں کامیاب تبلیغی جلسے

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۷/۴/۸۳ کو مکرم عبدالرب صاحب کے مکان واقع قاضی محلہ بھدرک میں ایک تربیتی اجلاس مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں غیر احمدی اور غیر مسلم افراد نے بھی شرکت کی اس اجلاس سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی بشیر الدین خان صاحب مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب اور صدر مجلس نے خطاب کیا۔ اسی روز شام کو مسجد احمدیہ بھدرک میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی ہی زیر صدارت ایک اور تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں بعض غیر احمدی دوست شریک ہوئے۔

مورخہ ۱۹/۴/۸۳ کو سنگاپور (اڑیسہ) میں ایک تبلیغی جلسہ مکرم عبدالرب صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار، مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب۔ مکرم مولوی بشیر الدین صاحب اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے اسلام اور احمدیت سے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

عجب نگر (بنگال) میں کامیاب تبلیغی جلسہ ایک نوجوان کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ عجب نگر بنگال کے ایک نواحمدی مخلص نوجوان مکرم عبدالقدوس صاحب کے زیر تبلیغ دوست مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب ملک نے مورخہ ۱/۵/۸۳ کو ایک تبلیغی جلسے کا اہتمام کیا جس میں مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے تقریر کی اور بعض دوستوں سے تبادلہ خیالات کیا اس جلسہ سے متاثر ہو کر بعض نوجوانوں کے اصرار پر مورخہ ۸/۵/۸۳ کو ایک اور عظیم الشان جلسے کا اہتمام کیا گیا جس کی قبل از وقت وسیع پیمانہ پر تشہیر کی گئی۔ رات ۹ بجے خاکسار کی زیر صدارت منعقدہ اس جلسے کی کارروائی خاکسار ہی کی تلاوت کلام پاک سے آغاز پذیر ہوئی۔ اجلاس میں تقریر کرنے کے لئے علاقہ کے پیر مکرم احسان الاسلام صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے چنانچہ سب سے پہلے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے ایک مؤثر تقریر فرمائی اس کے بعد مکرم احسان الاسلام شاہ صاحب پیر نے تقریر کرتے ہوئے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی تقریر کو سراہا اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں پر اظہار خوشنودی کیا تاہم وفات مسیح ناصری دجال اور یاجوج ماجوج کے بارے میں مروجہ عقائد پر اصرار کیا۔ موصوف کی تقریر کے بعد خاکسار نے مکرم شاہ صاحب کے اعتراضات کا جواب قرآنی آیات کی روشنی میں دیا اس کے بعد باقاعدہ تبادلہ خیالات ہوا۔ حاضرین میں سے اکثر نے جماعت احمدیہ کی طرف سے بیان کردہ دلائل کی تائید کی۔ مکرم شاہ صاحب تو اجازت لے کر چلے گئے لیکن حاضرین سے رات دو بجے تک سوال و جواب کا یہ سلسلہ جاری رہا جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب ملک نے بیعت کر کے احمدیت قبول کر لی اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین

بھدرک میں تربیتی اور تبلیغی اجلاسات

مکرم شیخ محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصاراللہ بھدرک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸/۵/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ تبارک احمد صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں شیخ عبدالرشید صاحب اور عزیز نائک احمد سلمہٗ نے تلاوت کی۔ عزیزان شیخ عبدالرشید، شیخ سنور احمد، شیخ اعجاز احمد اور کرشن احمد نے نظمیں پڑھیں۔ عزیزان کرشن احمد، نعیم احمد، داؤد احمد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اطفال سے تربیتی رنگ میں تین وعدے لئے گئے۔ صدارتی تقریر کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

اس اجلاس کے معاً بعد ایک تبلیغی اجلاس مکرم غلام مسیح صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس سے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور، مکرم مولوی ہارون رشید صاحب اور خاکسار نے خطاب کیا۔ مکرم رفیق احمد صاحب سندھی۔ مکرم عبدالباسط صاحب۔ عزیزم نعیم احمد۔ شیخ عبدالرشید اور عزیز نسیم احمد نے نظمیں پڑھیں۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ جموں کی تبلیغی مساعی

مکرم بابو محمد یوسف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جموں لکھتے ہیں کہ انہوں نے مواضعات سروال۔ رہاڑی کلونی۔ ریشم خانہ۔ نہر۔ تالاب تلو۔ شاستری نگر میں کئی ذیر تبلیغ

تعلیم یافتہ احباب کو سلسلہ کا لٹریچر دیا جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا بعض دوستوں نے اعتراف کیا کہ انہیں قومی اتحاد و یکجہتی اور امن و شانتی پر مشتمل جماعت احمدیہ کا لٹریچر بہت پسند آیا۔ اسی طرح جموں شہر کے بس سٹینڈ پر بہت سے تعلیم یافتہ احباب نیز شہر کے وَید حکماء اور ڈاکٹر صاحبان کو بھی لٹریچر دیا گیا اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸، ۹؍اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ، اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو "صدر مجلس استقبالیہ" مقرر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ نیز دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کانفرنس کو تبلیغی نقطۂ نظر سے کامیاب و نتیجہ خیز بنائے۔

المعلن: Ahmadiyya Muslim Mission 17, Y.M.C.A Road
محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی
BOMBAY-400008.

اعلاناتِ نکاح

(۱)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بتاریخ ۵؍۱۰؍۸۲ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ مقیم کھدرواہ ابن مکرم غلام محمد صاحب واتھر ساکن شورت (کشمیر) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ زاہدہ بانو صاحبہ بنت مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب کھدرواہ مبلغ/۴۳۰۰ روپے حق مہر پر فرمایا (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲)۔ مورخہ ۲۱؍۱؍۸۳ کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے مسجد احمدیہ میں مکرم محمد احمد اللہ شریف صاحب ابن مکرم محمد قاسم اللہ شریف صاحب محبوب نگر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الکریم صاحب چنتہ کنٹہ مبلغ/۱۱۲۵ روپے حق مہر پر فرمایا۔ (خاکسار: حاتم خان احمدی معلم وقف جدید)

● قارئین کرام سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ولادتیں

(۱) مکرم غلام محی الدین صاحب بٹ ناصر آباد (کشمیر) کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے اس خوشی میں موصوف نے مبلغ/۵۰ روپے امانت بکثرت میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالےٰ
خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ

(۲)۔ خاکسار کے بھائی مکرم محمد یوسف صاحب بٹ رشی نگر کو اللہ تعالےٰ نے تین بیٹوں کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزہ نومولودہ کا نام "طیبہ بیگم" تجویز فرمایا ہے (خاکسار: مبارک احمد بٹ قادیان)

قارئین کرام سے ہر دو نومولودین کی صحت و سلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواستہائے دعا:

● مکرم انعام اشرف صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش مقیم فرینکفورٹ، مغربی جرمنی میں رہائش اور کاروبار کے سلسلہ میں پریشان ہیں۔ عدالتی کاروائی ہو رہی ہے جس کا فیصلہ ماہ جولائی میں ہونے کی توقع ہے موصوف کی پریشانیوں کے ازالہ اور بہتری کے سامان بہم ہونے کے لئے ● محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب فاضل" تحریر فرماتی ہیں کہ ان کے بھائی مکرم محمد صادق صاحب قریشی شاہجہانپور پر دل کا شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے حالت تشویشناک ہے موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (ادارہ)

رمضان المبارک کے دوران

قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک میں قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام مندرجہ ذیل تفصیل سے ہوگا۔ قرآن مجید کا درس بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ حدیث شریف کا درس دونوں مساجد میں بعد نماز فجر ہوا کرے گا۔

درس القرآن

اسماء درس دہندگان	تعداد دن	سورتیں از ابتدا تا اختتام	تاریخ رمضان
مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	تین دن	سورۃ الفاتحہ تا سورۃ آل عمران	یکم تا ۳؍
״ ״ محمد کریم الدین صاحب شاہد	״ ״	سورۃ النساء تا سورۃ الانعام	۴؍ تا ۶؍
״ ״ شریف احمد صاحب امینی	״ ״	سورۃ الاعراف تا سورۃ التوبہ	۷؍ تا ۹؍
״ ״ خورشید احمد صاحب انور	دو دن	سورۃ یونس تا سورۃ یوسف	۱۰؍ تا ۱۱؍
״ ״ بشیر احمد صاحب طاہر	״ ״	سورۃ الرعد تا سورۃ النحل	۱۲؍ تا ۱۳؍
״ ״ بشیر احمد صاحب دہلوی	تین دن	سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ المومنون	۱۴؍ تا ۱۶؍
״ ״ عبد الحق صاحب فضل	״ ״	سورۃ النور تا سورۃ العنکبوت	۱۷؍ تا ۱۹؍
״ ״ عنایت اللہ صاحب	دو دن	سورۃ الروم تا سورۃ یٰسٓ	۲۰؍ تا ۲۱؍
״ ״ بشیر احمد صاحب خادم	تین دن	سورۃ الصّٰفّٰت تا سورۃ الذّٰریٰت	۲۲؍ تا ۲۴؍
״ ״ جاوید اقبال صاحب	دو دن	سورۃ الطور تا سورۃ التحریم	۲۵؍ تا ۲۶؍
״ ״ حکیم محمد دین صاحب	تین دن	سورۃ الملک تا سورۃ الناس	۲۷؍ تا ۲۹؍

درس حدیث شریف (مسجد مبارک)

۱۔ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل	۱۰ یوم	یکم تا ۱۰؍ رمضان
۲۔ ״ ״ شریف احمد صاحب امینی	۱۰ یوم	۱۱؍ تا ۲۰؍ رمضان
۳۔ ״ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	۹ یوم	۲۱؍ تا ۲۹؍ رمضان

درس حدیث شریف (مسجد اقصیٰ)

۱۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	۷ یوم	یکم تا ۷؍ رمضان
۲۔ ״ ״ حکیم محمد دین صاحب	۸ یوم	۸ تا ۱۵؍ رمضان
۳۔ ״ ״ محمد انعام صاحب غوری	۵ یوم	۱۶ تا ۲۰؍ رمضان
۴۔ ״ ״ منیر احمد صاحب خادم	۹ یوم	۲۱؍ تا ۲۹؍ رمضان

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اصلاحِ نفس

اصلاح نفس کے لئے بابرکت تحریک "وقفِ عارضی" میں زندگی کا کچھ حصہ وقف کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس وقفِ عارضی سے جہاں ہر ایک احمدی کو دوسروں کی تربیت کا موقع ملتا ہے وہاں پر اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کر کے اصلاحِ نفس کے مواقع بھی میسّر آتے ہیں احباب اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا باعث بنیں۔ اس تعلق میں نظارت دعوۃ و تبلیغ سے رابطہ پیدا کریں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چندہ نشر و اشاعت

چندہ نشر و اشاعت میں حصہ لینا اس لئے ضروری ہے کہ اس سے گھر بیٹھے بٹھائے احمدیت کا پیغام بذریعہ اشاعتِ لٹریچر لوگوں تک پہنچ جاتا ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

قسط سوئم

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء تین سال کے لئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

کنانور (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم این عبدالرحیم صاحب
نائب صدر — ,, حاجی وی کے محمود صاحب
جنرل سیکرٹری — ,, کے محمد صالح صاحب
سیکرٹری مال — ,, این ابراہیم صاحب
,, امور عامہ — ,, ایم محمد صاحب
,, تبلیغ و تربیت — ,, ای طاہر صاحب
,, تعلیم — ,, کے سی محمود صاحب
,, ضیافت — ,, ایم محمود صاحب
,, تحریک جدید — ,, وی عبدالمجید صاحب
,, وقفِ جدید — ,, ای بشیر احمد صاحب
آڈیٹر — ,, بی عبدالسلام صاحب

کوڈالی (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب
جنرل سیکرٹری — ,, وی پی عبدالجلیل صاحب
سیکرٹری مال — ,, سی برکت اللہ صاحب
,, تبلیغ و تربیت — ,, ٹی کے سلیمان صاحب
,, تعلیم — ,, سی مبارک احمد صاحب
,, امور عامہ — ,, یو منصور احمد صاحب
,, ضیافت — ,, وی پی محمد صاحب
امام الصلوٰۃ — ,, ٹی کے سلیمان صاحب
,, رشتہ ناطہ — ,, ایم محی الدین کویا صاحب
آڈیٹر — ,, یو منصور احمد صاحب

مورائکنی (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم ٹی محمد صاحب
نائب صدر — ,, ٹی ریاض صاحب
سیکرٹری مال — ,, [illegible] الدین صاحب
,, تبلیغ و تربیت — ,, اے پی محمد [illegible] صاحب
,, تعلیم — ,, ٹی حمزہ صاحب
,, ضیافت — ,, ٹی مجید صاحب
,, امور خارجہ — ,, اے مجید ماسٹر صاحب
,, رشتہ ناطہ — ,, اے اسحاق صاحب
امام الصلوٰۃ — ,, ٹی محمد صاحب جز [illegible] باپائی صاحب

کوڈیاتھور (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم ایم اے محمد صاحب
جنرل سیکرٹری — ,, کے ٹی حسین صاحب K.T. [illegible]
سیکرٹری مال و —
تحریک جدید و وقف جدید — ,, کے پی محمد صاحب

سیکرٹری تبلیغ تعلیم و تربیت رشتہ ناطہ — مکرم پی ایم عبداللہ صاحب
,, [illegible] — مکرم ٹی کے کویا موئی صاحب
امام الصلوٰۃ — ,, ایم سی محمد صاحب

کرولائی (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم ٹی کے محمد صاحب
نائب صدر — ,, ایم محمد کنجو صاحب
سیکرٹری مال — ,, کے احمد بشید صاحب
,, تبلیغ و تربیت — ,, سی ایچ محمد اسحاق صاحب
,, تعلیم — ,, ایم عبدالسلام صاحب
,, امور عامہ و خارجہ — ,, ٹی کے بیران کٹی صاحب
,, ضیافت — ,, ٹی کے محمد رشید صاحب
,, رشتہ ناطہ — ,, ایم محی الدین کنجو صاحب
امام الصلوٰۃ — ,, ٹی کے بیران کٹی صاحب

[illegible] پزہم (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم ایم اے علی صاحب
سیکرٹری مال — ,, اے عبدالرحمٰن صاحب بی ایس سی
,, تعلیم و تربیت — ,, کے ایم محمد ابراہیم صاحب
جنرل سیکرٹری — ,, اے حمید ماسٹر صاحب
سیکرٹری تبلیغ — ,, فرید احمد صاحب
,, ضیافت — ,, پی ایم عبدالرحمٰن صاحب

پالگھاٹ (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم بی بی محمد صاحب
سیکرٹری مال — ,, ایس کے محمد صاحب
,, تبلیغ و تربیت — ,, کے ایم محمد صاحب

پتھاپیرم (کیرالہ)

صدر جماعت — مکرم پی محمد [illegible] حاجی صاحب
سیکرٹری مال — ,, وی پی محی الدین صاحب

دیناگور (کرناٹک)

صدر جماعت — مکرم کے ایم عباس صاحب
سیکرٹری مال — ,, کے ایم عمر صاحب

سکندرآباد (آندھرا)

صدر جماعت — مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
سیکرٹری مال — ,, سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب
,, تبلیغ و تربیت امور عامہ — ,, رشید الدین الہ دین صاحب
,, وصایا — ,, سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب
,, صنعت و تجارت — ,, مہر دین صاحب

سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید — مکرم مقصود احمد صاحب شرق
,, تعلیم — ,, سلیم احمد صاحب
,, ضیافت — ,, حنیف احمد صاحب نومسلم

کرڈاپلی (اڑیسہ)

صدر جماعت — مکرم محمد صدیق صاحب
نائب صدر — ,, شیخ یوسف علی صاحب
سیکرٹری تبلیغ — ,, نواب الدین خاں صاحب
,, تعلیم — ,, انوار خاں صاحب
,, امور عامہ — ,, شیخ فہیم صاحب
,, مال — ,, محمد اریا صاحب
,, تحریک جدید — ,, شیخ تعلیم صاحب
,, وصایا — ,, شیخ عبدالشکور صاحب
,, ضیافت — ,, انوار محمد صاحب
آڈیٹر — ,, عبدالرحمٰن خاں صاحب
امین — ,, نواب الدین خاں صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ — ,, الفت محمد صاحب

آرہ (بہار)

صدر جماعت — مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
سیکرٹری مال — ,, پروفیسر امتیاز احمد صاحب

بنکال (اڑیسہ)

صدر جماعت — مکرم محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی
نائب صدر — ,, عبدالرحیم خاں صاحب
سیکرٹری مال امام الصلوٰۃ — ,, جمعہ خاں صاحب
,, امور عامہ — ,, حنیف خاں صاحب
,, تبلیغ — ,, مصطفیٰ خاں صاحب
,, تعلیم — ,, محمد عبدالرحمٰن صاحب
,, وصایا — ,, محمد عبدالرحمٰن صاحب
,, ضیافت — ,, [illegible] خاں صاحب
,, تحریک جدید — ,, محمد عبدالرحمٰن صاحب
,, وقفِ جدید — ,, غنی خاں صاحب
امین — ,, ستار خاں صاحب
آڈیٹر — ,, محمد علیم الحق صاحب

تالبرکوٹ (اڑیسہ)

صدر جماعت — مکرم عبدالحنان صاحب
سیکرٹری مال — ,, ضیافت علی خاں صاحب
,, امور عامہ — ,, حاکم خاں صاحب
,, تبلیغ و تعلیم — ,, شیخ صادق علی خاں صاحب

(باقی)

ماہ رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کو روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

قادیان میں رمضان المبارک گذارنے کے بارے میں

ضروری اعلان

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۱۳ / جون ۱۹۸۳ء بمطابق ۱۳ / احسان ۱۳۶۲ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

امید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مبلغین کرام کیلئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۱۳ / جون ۱۹۸۳ء بمطابق ۱۳ / احسان ۱۳۶۲ ہش سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں قیام رکھیں۔ جماعتوں میں درس و تدریس، نماز تراویح، تہجد اور دیگر تربیتی اور تعلیمی پروگرام جاری رکھیں۔ تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی فضیلت سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو نمایاں اور احسن رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق، قوت اور طاقت عطا فرمائے۔ اور حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تعمیر ایوانِ خدمت

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور جملہ احباب جماعت یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ بلڈنگ خدام الاحمدیہ کے لئے سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "ایوانِ خدمت" نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے مبارک فرمائے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ میں جو مد "تعمیر بلڈنگ خدام الاحمدیہ" کے نام سے قائم تھی اب اس کا نام "تعمیر ایوانِ خدمت" کر دیا گیا ہے۔ احباب اس سلسلہ میں جو عطیات بھجوائیں وہ اس وضاحت کے ساتھ بھجوایا کریں کہ یہ رقم "مد تعمیر ایوانِ خدمت" کے لئے ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار اللہ بھائیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲، ۱۳ / اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس رُوحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرما دیں۔

دُعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:۔

- امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔
- امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔
- امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ مورخہ ۲۴ / تبوک ۱۳۶۲ ہش (۲۴ / ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہوگی۔

خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلقہ امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

(قسط نمبر ۱)

منظوری زعماء و ناظمین اعلیٰ مجالس انصار اللہ بھارت

آئندہ دو سال ۸۴-۱۹۸۳ تا ۸۶-۱۹۸۵ کے لئے درج ذیل زعماء کرام و ناظمین اعلیٰ کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔ آمین جملہ انصار بھائی کما حقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

نام مجلس	نام زعیم
بینگاڈی	مکرم سی کنجی عبداللہ صاحب
مانکاگوڑہ	״ مرزا امجد علی بیگ صاحب
کرڈاپلی	״ یوسف علی صاحب
ینکال	״ حنیف محمد صاحب
کوٹپلہ	״ بخشی خاں صاحب
تالبرکنٹ	״ مبارک خاں صاحب
تاراکوٹ	״ بشیر الدین خان صاحب
بھدرک	״ عبدالرب صاحب زعیم و ناظم ضلع
سورو	״ شمس الدین صاحب
زگاؤں	״ شیخ آدم خاں صاحب
آسنور	״ ماسٹر عبدالوہاب صاحب میر
کیرنگ	״ محمد نصیر الدین صاحب۔ ناصر گروپ

نام مجلس	نام زعیم
کیرنگ	مکرم عبدالمنان خاں صاحب۔ طاہر گروپ
״	״ لقاء الرحمن خاں صاحب۔ محمود آباد
زعیم اعلیٰ کیرنگ و ناظم اعلیٰ اڑیسہ	مکرم انیس الرحمن خاں صاحب
ارکہ پٹنہ تکتی دی پور	مکرم چھکو خاں صاحب
کٹک	״ سید مقصود احمد صاحب بنگالی
ہلدی پدا	״ قاری غلام مرتضیٰ خاں صاحب
بھوبنیشور	״ سید عبدالقیوم صاحب
سونگھڑہ	״ سید مشاہد الرسول صاحب
کیندرپاڑہ	״ سید غلام ابراہیم صاحب
موسٹی بنی	״ مبارک احمد صاحب
یاڑی پورہ	״ غلام نبی صاحب ناظر
مانلو (کشمیر)	״ عبدالرؤف خاں صاحب

دُعائے نعم البدل مکرم بی ایم کریم احمد صاحب ابن مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب ساکن بنگلور کا چھوٹا بچہ بعمر قریباً چار ماہ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲/۵/۸۳ کو بنارس میں فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بچے کی والدہ پر اس صدمہ کا گہرا اثر ہے۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ ——— (ادارہ)

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۸۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیش کش)
لبرٹی بوٹ ہل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹ ۰۰۰
SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-
ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222, 23-1652
آٹو ٹریڈرز
میں مینگو لین کلکتہ ۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرس کے تقسیم کار
HM برائے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM
SKF بال رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل و پیٹرول گاڑیوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں
AUTO TRADERS
16- MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین، فوم، چمڑے، جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین، معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷، فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"بجز دعا کوئی چیز تقدیر کو ٹال نہیں سکتی۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم)

پیشکش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز:-

ملک موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی۔آئی۔ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی ﷺ

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (متفق علیہ)

ترجمہ:- جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

محتاج دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ٹی۔وی، اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس -!!

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO 6. ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558. } BANGALORE -2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام:- سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ -!!

(پیشکش)

نمبر ۲۴۰/۲/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA -15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!